بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

پچھلے دنوں برمنگھم یونیورسٹی (برطانیہ) کے شعبۂ علوم اسلامیہ کے پروفیسر مستشرق جان ٹیلر نے بھارت کے دارالعلوم ندوۃ العلماء میں تقریر کے دوران برطانیہ کی مسلم اقلیت کا ذکر کرتے ہوئے ایک حقیقت کی طرف بھی اشارہ کیا اور کہا کہ —— "درحقیقت اس وقت دنیا میں آسمانی دین کی پیروی اور اللہ تعالےٰ کی عبادت کا دعویٰ کرنے والی دونوں قومیں مسلمان اور عیسائی مادیت اور دہریت کی گود میں جانے والوں کی بہ نسبت اقلیت میں ہیں۔ دونوں کو مادیت اور ظاہر پرستی کا سامنا ہے۔ اور منکرِ خدا اقوام اس اقلیت کو اپنے اندر مدغم کرنے پر تلی ہوئی ہیں" (البعث الاسلامی لکھنؤ عربی مجلہ)

پروفیسر صاحب موصوف کی بات اس حد تک معقول ہے کہ موجودہ حیوانی تہذیب و تمدن جس کی بنیاد سراسر مادی مفادات، خواہشات کی تکمیل طلبِ منفعت، زرپرستی، حصولِ دولت، معاشی افکار اور اقتصادی فلسفوں پر ہے، اس کا دار کسی خاص مذہب اور کسی ایک دین پر نہیں۔ دہریت اور نفس پرستی کا یہ عفریت ہر اس نظریہ، دین، علم و حقیقت، ادراک و معرفت کو چیلنج کر رہا ہے جس کا تعلق روح، آخرت، سچائی و صداقت، معنوی اقدار یا کسی بھی مابعد الطبیعیاتی عقیدہ سے ہو کہ موجودہ تہذیب کا خمیر ہی جسم و مادہ اور نفعِ عاجل، لذت پرستی اور استیلاء و استبداد سے اٹھایا گیا ہے معنوی اقدار، روحانی صفات اور انسان کے باہمی روابط و علائق سے اسے کوئی سروکار نہیں۔ تبتغون عرض الحیوۃ الدنیا واللہ یرید الآخرۃ۔

مگر سوال یہ ہے کہ خدا اور خود فراموش تہذیب جس نے آج انسان کو جامد و بے حس حیوان اور جسم پروری کی ایک مشین بنا کر رکھ دیا ہے —— اس تہذیب نے جنم لیا کہاں سے؟ کس نے اس شجرۂ خبیثہ کو پروان چڑھایا؟ عیسائیت کا علمبردار یورپ اور دیگر صلیبی اقوام علی الخصوص برطانیہ کے علاوہ اور کون تھا جس نے انسانیت کو موت کے چوراہے پر لا کھڑا کیا۔ جس نے رنگ و بو، خواہش اور شہوات کی ایک نظر فریب جنت بسائی، جس نے بالشت بھر پیٹ اور معدہ سے ساری کائنات کو ناپا، اور جس نے لاالہ الا المعدۃ والمادۃ کے بلند بانگ نعروں سے خدا کے وجود اور تمام غیبی حقائق سے انکار کیا۔ وہ عیسائیوں کا مکروہ کلیسائی نظام اور دشمنِ فطرت اصول ہی تھے جنہوں نے عقل و دانش کو مذہب سے بغاوت پر آمادہ کیا وہ یورپ ہی تو تھا جس نے اپنے علم و ادراک کی اساس حواس اور مشاہدات پر رکھی جس کا منطقی اور طبعی نتیجہ یہی ظاہر ہوا

کہ وہ تمام مابعد الطبیعی حقائق خدا و رسول ، روح و آخرت ، بعث بعد الموت اور حساب و کتاب مفروضہ اور من گھڑت افسانے معلوم ہونے لگے ، جو عقل و حواس کی گرفت میں نہ آسکے ۔ نتیجۃً دنیا مادیت کے جنگل میں چلی گئی اور مذہب سے محروم ہو کر منکرِ خدا اقوام اطمینان و سکون سے عاری زندگی کی جلتی بھٹی میں کود تی چلی گئیں ۔ آخر آگ سلگائی کس نے ہے ، جس کے سوز و تپش سے آج یورپ کے دانشور نالاں ہیں ۔

یہ حالات پچھلی چند صدیوں میں یورپ ہی کے مذہب بیزاری سے پیدا ہوئے جس نے پہلے اپنے مذہب کا حلیہ بگاڑ دیا ، اسے اپنے حیوانی مقاصد کا آلہ کار بنایا ۔ آسمانی تعلیمات سے مسیحیت کا رشتہ کاٹ کر رومی و یونانی تہذیب کے ملبہ سے اس کی عمارت اٹھائی ، اس میں بت پرستی کی آمیزش کی ، رہبانیت کے نام سے زندگی سے فرار کی راہ اختیار کی ، پھر جبر و استبداد اور استعماری عزائم کے سہارے اس خدا بیزار تہذیب کو دیگر اقوام و مذاہب پر ٹھونسنے کی کوشش کی اور اس طرح خدا کی زمین کو ہر قسم درندگی و بربریت اور شر و فساد سے بھر دیا ــــ آج پروفیسر جان ٹیلر صاحب مادیت اور دہریت کا رونا رو رہے ہیں ۔ اگر یہ آنسو مگرمچھ کے آنسو نہیں ہیں تو یہ تلخ حقیقت کیوں ان کی نگاہوں سے اوجھل ہے کہ اس تمام حیوانیت ، اور مذہب بیزاری کا سہرا تو یورپ کے مسیحیوں کے سر ہے ۔

ع باد صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

یہاں ہم اتنا مزید عرض کئے دیتے ہیں کہ اس وقت مادیت اور ظاہر پرستی کے چیلنج کو صرف اسلام ہی قبول کر سکتا ہے جس میں لذتِ معاش ، حصولِ رزق اور کسبِ حلال کی گنجائش تو ہے ، مگر خدا فراموشی کی نہیں ، جہانبانی اور جہانگیری ہے مگر ظلم و استبداد نہیں ، حصولِ منفعت کا حق ہے مگر حق تلفی اور خود غرضی کا نہیں ۔ دشمن سے مقابلہ ۔ ہے مگر عیاری نہیں ۔ دنیا ہے مگر دین سے بغاوت نہیں ۔ ربانیت ہے مگر رہبانیت نہیں ، علم و معرفت ، ہے مگر جمود و تعصب نہیں ، نعمتوں اور لذتوں سے لذت اندوزی ہے مگر اباحیت اور انکار کی نہیں ، ــــ عیسائیت تو اس وقت اپنا دم توڑ چکی تھی جبکہ خدا نے انسانی ہدایت کے لئے آخری روشنی بھیجی ۔ قرونِ وسطیٰ کا غیر متمدن اور بیسویں صدی کا ترقی یافتہ یورپ تو علم و تحقیق کے نام پر کتبِ مقدسہ میں الحاق و تحریف اور دشمنِ فطرت خود ساختہ مسیحی اصول کے ذریعہ اس تابوت میں آخری کیل ٹھونک چکا ہے ــــ مسیحیت ، دین و مذہب اور علم اور معرفت کے ہر معرکہ میں شکست کھا چکی ہے ، تو مادیت کے میدان میں کیا سنبھل سکے گی ۔ عصر حاضر کی انسانیت آج جس خلاء کا شکار ہے ، یہ خلاء صرف اور صرف اسلام ہی سے پُر ہو سکتا ہے کہ موجودہ بے چینی ، اضطراب درد و تڑپ ، پریشانی اور تشنگی کا مداوا صرف اسلام ہی ہے ۔ ان الدین عند اللہ الاسلام ۔